حضرت شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ)................بحیثیت مجتہد

NAJMUD DIN

DEPARTMENT OF ARABIC AND ISLAMIC STUDIES AND RESEARCH, GOMAL UNIVERSITY, DERA ISMAIL KHAN (NWFP) PAKISTAN

ABSTRACT

The paper explains Shah Waliullah's point of view regarding "Ijtehad" In nutshell his view is the orders and causes of the Shahreh Hakeem be mediated over as to why such orders were promulgated. The Shariah neither aims at withdrawal of followers from wordly affairs nor their immersement in the material life rather its real goal is to develop a way in between the two extremes. The problems of the day have go be understood and solved in the light of 'Ijtehad'. The Ijtehad by the Sahaba-e-Karam and great imams have to be utilized in response to the needs of time and instead of supporting the inertia in 'Faqhi Feroh' and sectarianism, the attention has to be concentrated on realization of the goals of Shariah. Shah Waliullah wanted the new generation to acquaint with the modern thought as well as with the fruits of the latest knowledge. He also wanted to have Quran and Sunnah as the main source of their attention They should develop thoughts so as to have new vistas to the thought along with the development of knowledge.

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے جس دور ابتلا میں دین حق کی قندیل کو منور فرمایا وہ دور بھی اپنی مخصوص خصوصیات کا حامل ہے۔ کیونکہ امت مسلمہ ان دنوں جس ذہنی اور فقہی اختلافات کے الجھے ہوئے بحران سے دو چار تھی اس سے عہدہ برا ہونے کے لئے حضرت شاہ صاحب نے امت مسلمہ کو تقلید جامد، تعصب اور تنگ نظری کے الجھے ہوئے چنگل سے نکال کر فکر و نظر کی صاف و شفاف راہ پر گامزن کیا۔ فقہی اختلافات میں افراط و تفریط کی اصل حقیقت اور آئمہ مجتہدین اور ان کے اجتہادات کو جو صحیح مقام تھا۔ اسے واضح فرمایا۔ آئمہ اربعہ کے باہمی اختلافات کے اسباب و علل پر بحث کی اور ان کے اختلافات کے وجود کو نہایت مدلل پیرایہ میں مفصل بیان فرمایا۔ آپ نے امت میں روح اجتہاد کو زندہ فرمایا۔ امت میں تدبرہ تفکر کے ذریعے احکام و مسائل کو براہ راست کتاب و سنت کی طرف رجوع کی تحریک پیدا کی ۔ کتاب و سنت کو عقائد کا ماخذ بنانے پر زور دیا اور فقہی اختلافات میں نقطہ عدل پیش کیا فقہ اور اصول فقہ کی بنیادوں سے پردہ اٹھایا اور فقہی اختلافات اور اس کے اسباب کا تاریخی پس منظر میں جائزہ لیا۔ اور آئمہ مجتہدین کے اقوال میں باہمی موافقت پیدا کی ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آئمہ اربعہ کے اقوال کا جائزہ لیا اور جس امام کو قول صریح اور معروف سنت کے موافق پایا اسے اختیار کر لیا۔ حضرت شاہ صاحب کا سب سے بڑا تجریدی کارنامہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے کتاب و سنت کو فقہیات و احکام کا ماخذ بنانے اور ان کو حق کا معیار قرار دینے کی طاقتور دعوت دی۔

اور ''فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول'' (1) پر عملی نمونہ پیش کیا اور امت کے علمی حلقوں میں جو ایک عرصہ سے اجتماد و استنباط کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ نئ علمی اور فکری دعوت دے کر براہ راست کتاب و سنت کی طرف رجوع کی تحریک پیدا کی اور صحیح اسلامی فکر کا احیاء کیا۔ جو قرون اولی میں پائی جاتی تھی۔

اس سلسلہ میں حضرت شاہ صاحبؒ اجتہاد کی دو قسمیں بیان فرمائی۔ ایک اجتہاد مستقل اور دوسرا منتسب انہیں دو قسموں کو انہوں نے بعض جگہ اجتہاد مطلق اور مقید کے لفظوں سے بھی تعبیر فرمایا ہے۔ (2) شاہ صاحبؒ کے نزدیک آئمہ اربعہ مجتہد مطلق یا مجتہد مستقل کے درجہ پر تھے۔ شاہ صاحب کے نزدیک اب اجتہاد مستقل یا مطلق کا انقطاع ہو چکا ہے۔ اب آئندہ جو کوئی بھی مجتہد ہو گا۔ اسے لا محالہ ان آئمہ کے طرق سے استدلال کرنا ہو گا اور ان کے جمع کئے ہوئے سرمایہ احکام و مسائل پر اس طرح سے اعتماد کرنا ہو گا۔ جیسا کہ متقدمین کے سرمایہ علم پر بھروسہ کرنا

Scanned with CamScanner